8189 ـ اسلام میں بچے کی پرورش کا زیادہ حقدار کون ہے

سوال

شادی کے کچھ برس بعد ایک شخص نے اپنی بیوی کوطلاق دے دی اوراس سےبچہ لینے کی کوشش کی ، اب وہ عورت سوال کرتی ہے کہ بچے کی پرورش کا اسے زیادہ حق ہے یا کہ طلاق دینے والے خاوند کو، جبکہ خاص کروہ خود دوسر ے ملک اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے جائے گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مردوں کی بنسبت عورتوں کوبچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے ، اوراس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں ، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اوررحم کرنے والی اورچھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اورلائق ہیں ، اوروہ پرورش اورتربیت کے معاملہ میں زیادہ صبرکرنے والی اورمشقت برداشت کرسکتی ہیں ۔

اوربالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کازیادہ حق ماں کوہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں پرورش کرنے کی تمام شروط پائي جائیں ، اوراگرماں کہیں اورنکاح کرلے تواسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا ۔

پرورش کرنے والے میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

ـ تکلیف : یعنی مکلف ہو ۔

ـ حریۃ : یعنی وہ آزاد ہو غلام نہ ہو ۔

ـ عدالۃ : یعنی عادل ہو ۔

ـ اگربچہ مسلمان ہوتو پھر پرورش کرنے والا بھی مسلمان ہونا چاہیے ۔

ـ بچے کی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت وقدرت رکھے ۔

ـ عورت پرورش والے بچے سے کسی اجنبی مرد سے شادی شدہ نہ ہو ۔

اگر ان شروط میں کوئی شرط مفقود ہویا پھر کوئی مانع مثلا مجنون، یا پھر شادی وغیرہ پیدا ہوجائے توپرورش کا حق ساقط ہوجائے گا ۔

اورجب یہ مانع زائل ہوجائے توپرورش کا حق اسے دوبارہ مل جائے گا ، لیکن اولی اوربہتر یہ ہےکہ پرورش کیے جانے والے بچے کی مصلحت کومدنظر رکھا جائے اس لیے کہ بچے کا حق مقدم ہے ۔

پرورش کی مدت امتیاز اوراستغناء کی عمر تک ہے ، یعنی پرورش اس وقت تک رہے گی جب تک بچہ تمیز تک نہ پہنچ جائے اوردوسروں کا محتاج نہ رہے ، یعنی وہ اکیلا کھا پی سکے ، اوراسی طرح استنجا وغیرہ بھی اکیلا ہی کرسکے توپرورش کی مدت ختم ہوجائے گی ۔

اورجب وہ اس حد تک پہنچ جائے چاہے وہ بچہ ہویا بچی پرورش کی مدت ختم ہوجائے گی ، اوریہ تقریبا سات یا آٹھ برس کی عمر ہے ۔

اورسفرکی بنا پر پرورش کی منتقلی کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

جب والدین آپس میں جدا ہوجائیں اورسفر کی بنا پراپنے بچے کی پرورش کے متعلق آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تو اس مسئلہ میں سفرکی کئی ایک صورتیں ہیں :

1 – اگروالدین میں سے کوئي ایک منتقلی کے لیے نہیں بلکہ وہ کچھ دیر کے بعد اپنے اس سفر سے واپس آ جائے گا تواس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے ۔

2 – اگر والدین میں سے کوئي ایک کسی دوسرے ملک میں مستقل رہائش کے لیے سفر کرے اورراستہ یا پھر وہ ملک خطرناک ہوتواس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے ۔

3 – اوراگردونوں میں سے کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہونا اوروہیں رہنا چاہے اورملک اور راستہ پرامن ہے توپھر اس صورت میں ماں سے زیادہ والد بچے کا حق رکھتا ہے ، چاہے منتقل ہونے والا والد ہویا والدہ ۔

4 – اوراگروالدین دونوں ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا چاہیں توپھر اس صورت میں والدہ بچے کی پرورش کا حق باقی رکھتی ہے ۔

5 – اگر سفر کی مسافت بہت کم ہو اوروالد انہیں اوروہ ہرروز والد کودیکھ سکتے ہوں اس صورت میں بھی ماں کو حق پرورش حاصل ہے ۔

جب بچہ حد استغناء کوپہنچ جائے اوروہ کسی کا محتاج نہ رہے تو پرورش کی مدت ختم ہوجائے گی ، اوراس کے بعد

بچے کی مدت کفالت شروع ہوگی جو کہ اس کی بلوغت تک رہے گی یا پھر اگر بچی ہوتو اس کے حیض آنے تک رہے گی ، اس طرح مدت کفالت بھی بلوغت کے وقت ختم ہوگی اوربچہ اپنے تصرفات میں آزاد تصور کیا جائے گا ۔

چھوٹے بچوں کی کفالت میں عورت کا حق :

فقہاء کے مذاہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کوبالجملہ بچے کی کفالت کا حق حاصل ہے ، اورخاص کر ماں اورنانی کو ، لیکن فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جب والدین بچے کی کفالت میں اختلاف کریں اوردونوں کفالت کی اہلیت بھی رکھتے ہوں تواس صورت میں کفالت کا زیادہ حق کسے حاصل ہوگا ؟

مالکیہ اورظاہریہ کے ہاں توماں کوبچے کی کفالت کا زیادہ حق حاصل ہوگا چاہے وہ بچہ ہو یا بچی ۔

اورحنابلہ بچہ ہونے کی صورت میں اختیار دیتے ہیں ، لیکن اگر بچی ہوتوپھرباپ کوزیادہ حق ہے ۔

احناف کے ہاں بچہ ہوتو والدکواس کا زیادہ حق حاصل ہے ، اوراگربچی ہوتوماں کوحق کفالت زیادہ ہے ۔

ان میں سے راجح یہی لگتا ہے کہ جب وہ آپس میں تنازع کریں اورشروط کفالت بھی پائي جائيں تواس میں تخییر والا قول صحیح ہے ۔ .